وما ينطق عن الهوى ○ إن هو إلا وحي يوحى ○

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الإمام أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المتوفى ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۳۵ تا حدیث نمبر ۳۳۲۸۷

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ تا حدیث نمبر ۳۳۴۸۷

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم)
(جلد نمبر ۹)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

(۳۲۶۸۲) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیے: اور انہیں خبر دیجئے کہ یقیناً ان کی رضا ہی فیصلہ ہے اور ان کا غصہ معزز ہے۔

(٣٢٦٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كُوَّةٍ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْت عَهْدًا ، أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا :قَدْ رَضِينَا ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :لاَ نَرْضَى إلاَّ أَنْ يَكُونَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۳) حضرت صلت بن بھرام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سیار ابو الحکم ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیماری جب بڑھ گئی تو وہ روشن دان سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے لوگو! میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کیا تم لوگ اس سے خوش ہو ے؟ پس لوگ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ ہم راضی نہیں ہوں گے مگر یہ کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(٣٢٦٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :مَا كَانَ الإِسْلاَمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ إلاَّ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ مَا يَزْدَادُ إلاَّ قُرْبًا ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ مَا يَزْدَادُ إلاَّ بُعْدًا.

(۳۲۶۸۴) حضرت ربعی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں تھا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر پذیرائی حاصل کرنے والے آدمی کی طرح روز بروز جس کی پذیرائی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ہو گیا پیچھے جانے والی آدمی کی طرح جو روز بروز دور ہوتا جا رہا ہو۔

(٣٢٦٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ :لَكَأَنَّ عِلْمَ النَّاسِ كَانَ مَدْسُوسًا فِي جُحْرٍ مَعَ عِلْمِ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۵) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شمر نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کے سامنے لوگوں کا علم ایک سوراخ میں چھپا ہوا تھا۔

(١٧) ما ذُكِر فِي فضلِ عثمان بنِ عفّان رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٦٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَاءَ عُثْمَان فَقِيلَ :هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ :هَاهُنَا عَلِيٌّ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا طَلْحَةُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا سَعْدٌ ، قَالُوا :نَعَمْ ،

قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْته بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْته ، فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ ، قَالَ : فَقَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتهَا بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيْته ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتهَا ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ، قَالَ : قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ ، فَقَالَ : مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا عِقَالًا ، وَلَا خِطَامًا ، قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا. (احمد ۷۰۔ ابن حبان ۶۹۲۰)

(۳۲۶۸۶) حضرت عمر بن جاوان ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ولیٹیلۂ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ میں تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ کہا گیا کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کی چادر تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص فلاں قبیلہ کے اونٹ کا باڑا خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیں گے تو میں نے وہ باڑا بیس ہزار یا پچیس ہزار میں خریدا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے وہ باڑا خرید لیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس جگہ کو ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر وثواب تمہیں ملے گا؟ راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر کہا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں: کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق جانتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رومہ میٹھے پانی کا کنواں خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیں گے۔ تو میں نے اس کنویں کو اتنے اور اتنے روپوں میں خریدا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے اس کو خرید لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر تمہیں ملے گا؟

راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم لوگ رسول

اللہ ﷺ کے اس فرمان کو جانتے ہو جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ آپ ﷺ لوگوں کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ کون شخص ہے جو ان لوگوں کے سفر کا سامان مہیا کرے گا۔ اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دیں گے۔ یعنی غزوہ تبوک میں۔ تو میں نے ان سب کے لیے سامان مہیا کیا یہاں تک کہ ان لوگوں کو اونٹ کی نکیل اور اونٹ کے پیر کی رسی کی بھی کمی نہیں ہوئی؟۔ ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ۔

(۳۲۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هَرَمُ بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيمٍ وَكَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِي حَدِيثًا ، وَلَا يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ عَنْ مُرَّةَ الْبُهْزِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بقر ، قَالُوا : فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَأَسْرَعْت حَتَّى عَطَفْت عَلَى الرَّجُلِ ، فَقُلْتُ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ، قَالَ : هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۳۳۔ ابن حبان ۶۹۱۴)

(۳۲۶۸۷) حضرت مرۃ البھزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دن مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا اس فتنہ میں جو اطراف زمین میں پھوٹ پڑے گا گویا کہ وہ گائے کے دو سینگوں کی طرح ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ اس صورت میں کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں پر لازم ہے اس شخص کی اور اس کی جماعت کی پیروی کرنا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے جلدی کی یہاں تک کہ میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی شخص ہے۔ تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذَا ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (ابن ماجه ۱۱۱۔ احمد ۲۴۳)

(۳۲۶۸۸) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرمایا: اور اس کو بہت قریب بتلایا۔ پھر ایک شخص گزرا جس کا سر چادر میں چھپا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت ہدایت پر ہوگی۔ پس ایک آدمی اس کے پیچھے گیا اور اس کو کندھے سے پکڑ کر اس کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پس وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان قَامَ خُطَبَاءُ بِإِيلِيَاءَ فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ : لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْت ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ : فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِ ، فَانْطَلَقْت فَأَخَذْت بِمَنْكِبَيْهِ ، فَأَقْبَلْت بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : هَذَا ، فَقَالَ : نَعَم ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۲۳۵)

(۳۲۶۸۹) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان ؓ کو شہید کر دیا گیا تو ایلیاء مقام پر بہت سے خطیبوں نے خطاب کیا پس ان کے آخر میں نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی جن کا نام کعب بن مرہ ؓ تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو میں کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا۔ میرا گمان ہے کہ اس کو بہت قریب بتلایا تو ایک آدمی جس کا سر چادر سے چھپا ہوا تھا وہ گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت حق پر ہوگی۔ پس میں اس شخص کے پیچھے گیا پھر میں نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کے چہرے کو پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ پس وہ حضرت عثمان ؓ تھے۔

(۳۲۶۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول : عُثْمَان فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۶۹۰) حضرت سعید بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عثمان جنت میں ہیں۔

(۳۲۶۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْدَقُ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَان.

(۳۲۶۹۱) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ؓ ہیں۔

(۳۲۶۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : الْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوْ قَالَ : خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۲۶۹۲) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہتے تھے؛ وہ صنعاء میں تھا جب اس کو حضرت عثمان ؓ کے قتل کی خبر پہنچی پس وہ رونے لگا اور کافی دیر تک روتا رہا۔ جب وہ خاموش ہوا تو کہنے لگا۔ آج نبوت یا نبوت کی خلافت چھین لی گئی۔ اور بادشاہت اور ظلم ہوگا۔ جو جس چیز پر غالب آئے گا اس کو کھا جائے گا۔

(۳۲۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :

قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ عُثْمَانُ أَحْصَنَهُمْ فَرْجًا وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ.

(۳۲۶۹۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔

(٣٢٦٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُثْمَانَ حَمَلَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ إلاَّ سَبْعِينَ كَمَّلَهَا خَيْلاً.

(۳۲۶۹۴) حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں مجاہدین کو ستر کم ایک ہزار اونٹوں پر سوار کیا۔ اور ہزار کے عدد کو ستر گھوڑوں سے مکمل کیا۔

(٣٢٦٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ، ذَا فُوْق.

(۳۲۶۹۵) حضرت عبداللہ بن سنان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے میں سے سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(٣٢٦٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَى ذَا فُوْق.

(۳۲۶۹۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی گئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو میں نے یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں نے اپنے میں سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کچھ کمی نہیں کی۔

(٣٢٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۲۶۹۷) حضرت ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر سب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر یکجا ہو جاتے تو ان پر ایسے ہی پتھر برسائے جاتے جیسا کہ قوم لوط پر برسائے گئے تھے۔

(٣٢٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهٌ تَنَاوَلَ عَصًى كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرَمَى من ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِآكِلَةٍ.

(۳۲۶۹۸) حضرت عبیداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی جس کو جھجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکڑی چھین کر اس کو اپنے گھٹنے کی مدد سے توڑ دیا تو اس کے اس جگہ میں عضو کو کھانے والی بیماری ہوگئی۔

(٣٢٦٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا

وَفِي يَدِهِ شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ ، يَعْنِي قَاتِلَ عُثْمَانَ فَقَتَلَهُ.

(۳۲۶۹۹) حضرت زیاد بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اس کی طرف کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں آگ کے انگارے ہیں یعنی حضرت عثمان کے قاتل کو جس نے ان کو قتل کیا۔

(۳۲۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يُرِيدُهُ ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عَلِيًّا؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَدَعَوْتُهُ ، فَلَمَّا جَاءَ أَشَارَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبَاعَدِي ، فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ ، قَالَ قَيْسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لِعُثْمَانَ: أَلَا تُقَاتِلُ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَإِنِّي صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ أَبُو سَهْلَةَ: فَيَرَوْنَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ. (ابن سعد ۶۶۔ احمد ۵۲)

(۳۲۷۰۰) حضرت ابو سھلہ جو کہ حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرا ایک ساتھی ہو۔ تو حضرت عائشہ نے عرض کیا: کیا میں ابو بکر کو بلا دوں؟ آپ فرماتی ہیں۔ کہ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بلانا نہیں چاہتے۔ تو میں نے عرض کیا: کہ میں عمر کو بلا دوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: کہ میں علی کو بلا دوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: میں عثمان بن عفان کو بلا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پس میں نے ان کو بلوا دیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے دور ہونے کے لیے اشارہ کیا۔ پس وہ آئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان سے کچھ فرماتے رہے اور حضرت عثمان کا رنگ تبدیل ہو رہا تھا۔

حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سھلہ نے مجھے بتلایا: کہ جب حضرت عثمان گھر میں محصور تھے۔ تو ان کو کہا گیا: آپ قتال کیوں نہیں کرتے؟! تو آپ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا اور میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

حضرت ابو سھلہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کا گمان تھا کہ وہ اسی مجلس میں وعدہ ہوا تھا۔

(۳۲۷۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غَنَاءً مَنْ كَفَّ سِلَاحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۲۷۰۱) حضرت عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک مجھے سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے ہتھیار اور ہاتھ کو جنگ کرنے سے روک دے۔

(۳۲۷۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ قَالَ : هُوَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۲۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عُثْمَان يَكْتُبُ وَصِيَّةَ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ : فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ فَعَجَّلَ وَكَتَبَ : عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَتَبْتَ ، قَالَ : عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ : كَتَبْتَ الَّذِي أَرَدْتُ ، الَّذِي آمُرُكَ بِهِ ، وَلَوْ كَتَبْتَ نَفْسَكَ كُنْتَ لَهَا أَهْلاً.

(۳۲۷۰۳) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت لکھ رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلدی سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نام لکھ دیا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے کس کا نام لکھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے وہی بات لکھی کہ میں نے یہی چاہا تھا کہ اس کے لکھنے کا تمہیں حکم دوں۔ اور اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس منصب کے اہل تھے۔

(۳۲۷۰٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : شَهِدَ بَدْرًا ، فَقَالَ : لاَ فَقَالَ : هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، فَقَالَ : لاَ قَالَ : فَهَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَقِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّكَ عِبْتَ عُثْمَانَ ، قَالَ : رُدُّوهُ علي ، قَالَ : فَرَدُّوهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ عَقَلْتَ مَا قُلْتُ لَكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : سَأَلْتَنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَان بَدْرًا ، فَقُلْتُ لَكَ : لاَ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ ، فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ ، وَسَأَلْتَنِي هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَكَ : لاَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الأَحْزَابِ لِيُوَادِعُونَا وَيُسَالِمُونَا فَأَبَوْا ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لَهُ وَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَبَايَعَ لَهُ ، وَسَأَلْتَنِي هَلْ كَانَ عُثْمَان تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ :

فَقُلْتُ : نَعَمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمَ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ فَاذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ. (ابو داؤد ۲۷۲۰۔ طبرانی ۱۲۵)

(۳۲۷۰۴) حضرت حبیب بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: کہ کیا وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا وہ بیعت الرضوان میں حاضر ہوئے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس نے پوچھا: کہ کیا وہ اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دو لشکر آمنے سامنے ہوئے تھے (غزوہ احد)؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بلاشبہ یہ آدمی سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عیب بیان کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ پس اس شخص کو واپس لے آئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو میں نے تمہیں کہا ہے کیا تم اسے سمجھے بھی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں ہوئے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ان کا حصہ بھی مقرر فرمایا: اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت الرضوان میں حاضر تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں تھے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشرکوں کی طرف بھیجا کہ وہ لوگ ہم سے مصالحت کرلیں مگر ان لوگوں نے انکار کردیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بیعت لی۔ اور فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں دے کر ان کی طرف سے بھی بیعت کی اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دو لشکروں کا آمنا سامنا ہوا؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا: جی ہاں! اور یقیناً اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو پیٹھ پھیر گئے تم میں سے جس دن باہم ٹکرائیں دو فوجیں۔ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ قدم ڈگمگا دیے تھے ان کے شیطان نے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے۔ بہرحال معاف کردیا اللہ نے انہیں) پس تم جاؤ اور جو میرے خلاف کرنا ہے کرو۔

(۳۲۷۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سعد بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ أَحْسَنَ أَعْمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوئُكَ ، فَقَالَ : أَجَلْ ، فَقَالَ : أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ.

(۳۲۷۰۵) حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اچھے اعمال کا ذکر فرمایا: پھر ارشاد فرمایا: شاید کہ تم ان کے بارے میں برا گمان رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے۔

(۳۲۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُكَيْمٍ : لاَ أُعِينُ عَلَى قَتْلِ خَلِيفَةٍ بَعْدَ عُثْمَانَ أَبَدًا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : وَأَعَنْتَ عَلَى دَمِهِ ، قَالَ : إِنِّي أَعُدُّ

ذِكْرَ مَسَاوِئِهِ عَوْنًا عَلَى دَمِهِ.

(۳۲۷۰۶) حضرت ھلال بن ابی حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عکیم ؒ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عثمان کے شہید ہو جانے کے بعد کبھی بھی خلیفہ کے قتل پر مدد نہیں کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ان کے قتل پر مدد کی تھی؟ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے ان کے خون پر اتنی مدد کی کہ میں ان کی برائیاں شمار کرتا تھا۔

(۳۲۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ : لَمَّا تشعب النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ثم نام ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : قُمْ فَاسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ : فَقَامَ فَمَرِضَ ، قَالَ : فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۷۰۷) حضرت یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کے بارے میں لوگوں میں آراء مختلف ہونے لگیں تو میرے والد کھڑے ہوئے اور رات کی نماز پڑھی پھر وہ سو گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ پس ان کو کہا گیا: کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں بھی اس فتنہ سے محفوظ رکھے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کو اس سے محفوظ رکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے قیام کیا پھر وہ بیمار ہو گئے۔ پھر ان کو باہر نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۲۷۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِكِتَابٍ إِلَى عَائِشَةَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ لِي : أما أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَتْ : إِنِّي عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ أَنَا وَحَفْصَةُ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَجِيءُ فَيُحَدِّثُنَا ، قَالَ : فَسَكَتَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ فَيُحَدِّثُنَا ، فَسَكَتَ ، قَالَتْ : فَدَعَا رَجُلاً فأسر إِلَيْهِ دُونَنَا فَذَهَبَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَان فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ ثَلَاثًا ، قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْتِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ : أُنْسِيتُهُ كَأَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ قَطُّ.

(ابن ماجہ ۱۱۲۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۷۰۸) حضرت عبداللہ بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک خط دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے وہ خط ان کو دے دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور سنائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ کاش کہ

ہمارے پاس کوئی آدمی ہوتا تو وہ ہم سے بات کرتا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ آئیں اور ہم سے بات چیت کریں؟ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ ہم سے بات چیت کریں۔ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلا کر ہم سے ہٹ کر اس سے سرگوشی کی پھر وہ چلا گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ ان کی طرف متوجہ کیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے عثمان: شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے پس اگر کچھ لوگ اس کو تم سے اتروانا چاہیں تو تم ہرگز اس کو مت اتارنا۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی۔ اے ام المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہا نے پہلے یہ حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ بھلا دی گئی تھی گویا کہ میں نے اس کو کبھی سنا ہی نہ ہو۔

(۳۲۷۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لأَبِي عَبْدِاللهِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ آمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ. (طبرانی ۱۴۴)

(۳۲۷۰۹) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا داہنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت لی، تو لوگوں نے کہا: ابوعبداللہ کے لیے تو خوش نصیبی ہے کہ وہ امن سے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے اور اتنے سال بھی ٹھہرتا تو طواف نہ کرتا یہاں تک کہ میں طواف کر لیتا۔

(۳۲۷۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ عِبْتُمْ عَلَى عُثْمَانَ أَشْيَاءَ لَوْ أَنَّ عُمَرَ فَعَلَهَا مَا عِبْتُمُوهَا.

(۳۲۷۱۰) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق تم لوگ حضرت عثمان پر چند چیزوں کا عیب لگاتے ہو۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاموں کو کیا ہوتا تو تم کبھی بھی ان پر عیب نہ لگاتے۔

(۳۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُد، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ ابْنَةِ وَكِيعٍ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ، قَالَتْ: أَغْفَى عُثْمَان، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ، قَالَ: إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونِي، فَقُلْتُ: كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: فَقَالُوا: أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، أَوْ قَالُوا: إِنك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۲۷۱۱) حضرت ام ھلال بنت وکیع فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونگھ رہے تھے جب بیدار ہوئے تو فرمانے لگے: یقیناً میری قوم مجھے قتل کر دے گی۔ تو میں نے کہا: ہرگز نہیں اے امیر المؤمنین! تو آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یوں فرمایا: آج رات تم ہمارے ساتھ افطار کرو یا یوں فرمایا: تم آج رات ہمارے ساتھ افطار کرو گے۔

(۳۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي حبيبة ، قَالَ : دَخَلْتُ الدَّارَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلاَفًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا تَأْمُرُنِي ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِالأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ ، وَضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِ عُثْمَانَ. (حاکم ۹۹)

(۳۲۷۱۲) حضرت ابو حبیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا جب بلوائیوں نے ان کے گھر کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: کہ ایک پوچھنے والے نے پوچھا: آپ ﷺ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ اور آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

(۳۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَ أبو هريرة إِذَا ذَكَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ بَكَى فَكَأَنِّي أَسْمَعُهُ يَقُولُ : هَاهْ هَاهْ ينتحب. (ابن سعد ۸۱)

(۳۲۷۱۳) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ذکر فرماتے تو رونے لگتے۔ گویا کہ میں اب بھی ان کے سسکنے کی آواز سن رہا ہوں۔

(۳۲۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ حِينَ قُتِلَ عُثْمَانُ تَرَكْتُمُوهُ كَالثَّوْبِ النَّقِيِّ مِنَ الدَّنَسِ ، ثُمَّ قَرَّبْتُمُوهُ فَذَبَحْتُمُوهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ ، هلا كَانَ هَذَا قَبْلَ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ : هَذا عَمَلُك أَنْتِ كَتَبْتِ إِلَى أُنَاسٍ تَأْمُرِينَهُمْ بِالْخُرُوجِ ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لاَ وَالَّذِي آمَنَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ وَكَفَرَ بِهِ الْكَافِرُونَ ، مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا ، قَالَ الأَعْمَشُ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ كُتِبَ عَلَى لِسَانِهَا.

(۳۲۷۱۴) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ گندگی صاف کپڑے کو چھوڑ دیتی ہے۔ پھر تم نے ان کو قریب کر کے ذبح کر دیا جیسا کہ کسی مینڈھے کو ذبح کیا جاتا ہے۔ یہ بات اس سے پہلے کیوں نہیں ہوئی؟ تو حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے عرض کیا: یہ تو آپ رضی اللہ عنہا کے عمل کی وجہ سے ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا ہی نے لوگوں کو خط لکھ کر ان کو خروج کا حکم دیا! راوی کہتے ہیں: کہ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس پر تمام مومن ایمان لائے اور کافروں نے جس کے ساتھ کفر کیا۔ میں نے کسی

سفیدی پر سیاہی سے نہیں لکھا یہاں تک کہ میں اپنی اس جگہ پر بیٹھ گئی۔

امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کی رائے یہی تھی کہ یہ سب ان کی زبان پر لکھ دیا گیا تھا۔

(۳۲۷۱۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۵) حضرت محمد بن حاطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی (بے شک وہ لوگ کہ (فیصلہ) ہو چکا ہے پہلے ہی جن کے لیے ہماری طرف سے اچھے انجام کا یہ اس سے دور رکھے جائیں گے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان ہی لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً : أَبُو بَكْرٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، أَصَبْتُمَ اسْمَهُ.

(۳۲۷۱۶) حضرت عقبہ بن اوس السدوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اس امت میں بارہ (12) خلیفہ ہوں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق ہو چکی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو بہت امانت دار ہوں گے۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق بھی حاصل ہو چکی اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین جنہیں رحمت کی دو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اور ظلماً قتل کیا گیا۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی بھی تصدیق حاصل ہو چکی۔

(۳۲۷۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ : إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ إِنَّهُ لَيَحْجِزُنِي ، عَنْ ذَلِكَ آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ ، فَكَانَ عُثْمَانُ مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۷) حضرت مجمع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو وہ اپنے ہم نشینوں سے کہنے لگا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرتا ہو تو یہ شخص یعنی عبد الرحمن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو۔ اس پر حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر! اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کروں۔ یقیناً کتاب اللہ میں پائی جانے والی اس آیت مبارکہ نے مجھے اس کام سے روک دیا اور محفوظ رکھا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی

جائدادوں سے۔ جو تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور اس کی خوشنودی، اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، یہی سچے لوگ ہیں)
حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ يَقُولُ : قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ : فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقُلْتُ : إنَّ فُلاَنًا ذَكَرَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ عُثْمَان : وَمِنْ أَيْنَ وَقَدِ اخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللهِ عَشْرًا : إنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ ، وَقَدْ زَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ ، ثُمَّ ابْنَتَهُ ، وَقَدْ بَايَعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي هَذِهِ الْيُمْنَى فَمَا مَسِسْتُ بِهَا ذَكَرِي ، وَلاَ تَغَنَّيْتُ ، وَلاَ تَمَنَّيْت ، وَلاَ شَرِبْت خَمْرًا فِي جَاهِلِيَّةٍ ، وَلاَ إسْلاَمٍ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الزَّنقَةَ ، وَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ، فَاشْتَرَيْتهَا وَزِدْتهَا فِي الْمَسْجِدِ. (ابن ابی عاصم ۱۳۰۸)

(۳۲۷۱۸) حضرت یزید بن عمرو المعاصری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوثور الفھمی نے ارشاد فرمایا: کہ عبد الرحمن بن عدیس جو کہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ بلوائیوں کے پاس آیا اور منبر پر چڑھا: حمد و ثنا کے بعد اس نے حضرت عثمان کا ذکر کیا۔ تو حضرت ابوثور فرماتے ہیں کہ میں محاصرے کے دوران حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ کے بارے میں ایسے اور ایسے کہہ رہا ہے۔ پس حضرت عثمان نے فرمایا: ایسی بات کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میں نے اللہ کے پاس دس خصوصیات ذخیرہ کی ہوئی ہیں۔ وہ یہ کہ میں اسلام لانے والا چوتھا شخص ہوں۔ اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا، پھر دوسری بیٹی کا نکاح کیا اور تحقیق میں نے اپنے اس دائیں ہاتھ سے رسول اللہ سے بیعت کی تو پھر کبھی بھی میں نے اس سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ اور نہ ہی میں نے کبھی عشق و معشوقی کی۔ اور نہ ہی کبھی اس چیز کی میں نے کبھی تمنا و آرزو کی۔ اور میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں کبھی شراب پی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ کون شخص اس راستہ کے حصہ کو خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کرے گا تو اس کے لیے اس کے بدلہ جنت میں گھر ہوگا؟ پس میں نے اس جگہ کو خرید کر مسجد کی توسیع کی تھی۔

(۳۲۷۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلْحَانَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُثْمَان ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ بَعِيرَانِ أَحَدُهُمَا قَوِيٌّ ، وَالآخَرُ ضَعِيفٌ أَكُنْتَ تَقْتُلُ الضَّعِيفَ.

(۳۲۷۱۹) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ملحان نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن عمر کے سامنے حضرت عثمان اور حضرت عمر کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے کہ اگر تیرے پاس دو اونٹ ہوں

جن میں سے ایک قوی ہو اور دوسرا کمزور ہو تو کیا تم کمزور اونٹ کو قتل کردو گے؟

(۳۲۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ مِسْعَرٌ : إِمَّا قَالَ : تَحْسَبُهُ ، أَوْ قَالَ : نَحْسَبُهُ مِنْ خِيَارِنَا.

(۳۲۷۲۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رحمہ اللہ کے متعلق سوال کیا۔ راوی فرماتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: کہ تم ان کو ہم میں سب سے بہتر سمجھو یا یوں فرمایا: ہم لوگ ان کو اپنے میں سب سے بہترین اور افضل سمجھتے تھے۔

(۳۲۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : مَا أُحِبُّ أَنِّي رَمَيْتُ عُثْمَانَ بِسَهْمٍ ، قَالَ مسعر : أُرَاهُ أَرَادَ قَتْلَهُ ، وَلاَ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا.

(۳۲۷۲۱) حضرت کلثوم رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوں فرماتے تھے: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کے ارادے سے ایک تیر بھی ماروں جس کے بدلہ اگرچہ مجھے احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ملے۔

(۳۲۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدَّمْت ، وَمَا أَخَّرْت ، وَمَا أَسْرَرْت ، وَمَا أَعْلَنْت ، وَمَا أَخْفَيْت ، وَمَا أَبْدَيْت ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(۳۲۷۲۲) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تمہارے ان گناہوں کو بخش دے جو تم نے پہلے کیے اور جو تم بعد میں کرو گے اور جو تم نے پوشیدگی میں کیے اور جو تم نے اعلانیہ طور پر کیے۔ اور جو تم نے چھپائے اور جو تم نے ظاہر کیے اور جو کچھ قیامت کے دن تک کرو گے۔

(۳۲۷۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عُثْمَان ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِيكُمَ الآنَ فَيُخْبِرُكُمْ ، قَالَ : فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : كَانَ عُثْمَان مِنَ الَّذِينَ ﴿آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ حَتَّى أَتَمَّ الآيَةَ.

(۳۲۷۲۳) حضرت محمد بن حاطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رحمہ اللہ کا ذکر کیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ امیر المؤمنین ابھی تمہارے پاس آئیں گے تو وہ ہی تم لوگوں کو ان کے بارے میں بتائیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے پھر یہ آیت مکمل تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: وہ لوگ ایمان پر قائم رہے اور اچھے کام کیے پھر حرام چیزوں سے بچے اور احکام الٰہی کو مانا پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھے کام کیے۔ اور اللہ دوست

رکھتا ہے اچھے کام کرنے والوں کو۔

(٣٢٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ لِي : أَمْسِكْ عَلَى الْبَابِ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ : فَأَذِنْت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ، قَالَ : عُمَرُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُمَرُ ، فَقَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ : فَأَذِنْت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ، قَالَ : عُثْمَان ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُثْمَان ، قَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَاءٍ ، قَالَ : فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. (ابوداؤد ۵۱۴۶۔ احمد ۵۱۴۶)

(۳۲۷۲۴) حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: کہ مجھ پر دروازہ بند کر دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ کنویں کے گرد بنی ہوئی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکالیں۔ پس دروازہ بجایا گیا تو میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ پس وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکالیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو آنے کی اجازت دی اور جنت کی خوش خبری بھی سنا دی۔ پس وہ تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکالیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص؟ وہ کہنے لگا! عثمان رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو۔ اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آزمائش کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو بھی اجازت دی اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دی۔ پس وہ داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکالیں۔

(٣٢٧٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا عَرَضَ عُمَرُ ابْنَتَهُ عَلَى عُثْمَانَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا ، وَأَدُلُّهَا عَلَى

مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ ابْنَتَهُ. (حاكم ١٠٦)

(۳۲۷۲۵) حضرت سفیان بن حسین ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویٹیلیز نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں راہنمائی نہ کروں اس شخص پر جو عثمان سے زیادہ بہتر ہے۔اور میں اس کی راہنمائی نہ کروں عثمان کے لئے اس عورت پر جو اس عورت سے بہتر ہو۔راوی کہتے ہیں۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے خود نکاح کر لیا۔اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی بیٹی سے کروا دیا۔

(٣٢٧٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَان ، فَقَالَ رَجُلٌ :إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، فَقَالَ : وَيْحَهُمْ يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ أَعْطَى الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا :وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ، قَالَ :كَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إليه بِرَأْسِهِ فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُكَ ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۲۷۲۶) حضرت عاصم ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویٹیلیز کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا۔یقیناً لوگ تو ان کو گالیاں دیتے ہیں! اس پر آپ ویٹیلیز نے فرمایا: ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نجاشی بادشاہ پر داخل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایسے گروہ میں سے کہ سب ان کے علاوہ فتنہ میں پڑ گئے تھے! لوگوں نے پوچھا: کہ وہ لوگ کس فتنہ میں پڑے تھے؟ آپ ویٹیلیز نے فرمایا: جو شخص بھی اس بادشاہ پر داخل ہوتا تو وہ سر جھکا کر اس کو سلام کرتا۔پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا،تو اس بادشاہ نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی سجدہ نہیں کرتا۔

(١٨) فضائل عليِّ بن أبي طالبٍ رضى الله عنه

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

(٣٢٧٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُنِي إِلاَّ مُنَافِقٌ. (احمد ٩٥۔ ابن حبان ٦٩٢٤)

(۳۲۷۲۷) حضرت زر بن حبیش ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑ کر پیدا کیا اور انسان کو وجود بخشا یقیناً نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ صرف مخلص مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا۔اور منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔